رسائل و مسائل

زنانہ مریضوں کی تیمارداری

میں یہاں زیورچ (سوئٹزر لینڈ) میں ایک ہسپتال میں اسسٹنٹ میل نرس کی حیثیت سے ملازم ہوں۔ یہاں کا معاشرہ ایک مخلوط معاشرہ ہے۔ اس لیے مجھے مردانہ اور زنانہ دونوں طرح کے مریضوں کی تیمارداری کرنی پڑتی ہے۔ مریض زیادہ تر عمر رسیدہ ہوتے ہیں۔ مجھے بوقت ضرورت ان کو نہلانا پڑتا ہے' بغیر کسی قسم کے پردہ کے۔ خصوصاً خواتین کے معاملہ میں کوئی حجاب روا نہیں رکھا جاتا۔ یہ مریض اپنی عمر کے آخری حصہ میں ہی ادھر لائے جاتے ہیں اور ان کی اموات ادھر ہی واقع ہوتی ہیں۔ یہ لوگ انتہائی کمزوری اور لاغر پن کی حالت میں اس ہسپتال لائے جاتے ہیں۔ پردہ اور حجاب کی پابندیاں نہ ہونے پر آیا ایک مرد' زنانہ مریضوں کی تیمارداری کر سکتا ہے۔ اسلامی نکتہ نظر سے کیا یہ ملازمت جائز ہے یا نہیں ؟

آپ نے جس صورت کے بارے میں جیسے حالات میں استفسار کیا ہے اس کے مطابق آپ کو وقتی طور پر متبادل حلال ذریعہ معاش ملنے تک اس ملازمت کو جاری رکھنے کی شرعاً اجازت ہے۔ آپ کوشش کریں کہ جلد از جلد کوئی دوسری ملازمت آپ کو مل جائے جس میں آپ کو ناجائز اور معیوب کام نہ کرنے پڑتے ہوں۔

اگر اس ملک میں ایسا ممکن نہ ہو تو کوشش کریں کہ کسی دوسرے غیر اسلامی ملک میں' جہاں حلال ذریعہ روزگار میسر آئے' چلے جائیں اور اگر ایسا بھی ممکن نہ ہو تو کسی اسلامی ملک میں واپس آجائیں۔ (عبدالمالک)

بیٹیوں کا باپ کے ہمراہ حج

ایک دوست نے سوال کیا ہے کہ اس کی بچیاں' جو کہ ان کے ساتھ یہاں سعودی عرب میں رہائش پذیر ہیں' بالغ ہو چکی ہیں۔ اگر وہ اب اپنے والدین کے ساتھ حج کا فریضہ ادا کرلیں تو کیا ان کا فرض

عنداللہ ادا ہو جائے گا۔ یہ بات اس لیے بھی پوچھی جارہی ہے کہ اس وقت ان کے لیے حج ادا کرنا آسان ہے بہ نسبت بعد کے، جبکہ وہ خود کفیل ہو جائیں یا شادی کے بندھن میں بندھ جائیں۔

نابالغ بچے اور بچیاں حج کریں تو وہ نفل شمار ہوگا۔ بالغ ہونے کے بعد والدین کے ساتھ حج کریں تو فرض شمار ہوگا۔ اس اصول کی روشنی میں آپ آسانی کے ساتھ فیصلہ کرسکتے ہیں کہ جو بچے اور بچیاں والدین کے ساتھ حج کرتے ہیں اس کی نوعیت کیا ہے۔ اگر بالغ ہونے کے بعد حج کریں گے تو ان کا فرض ادا ہو جائے گا۔ دوبارہ حج کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (عبدالمالک)

مصارفِ زکوٰۃ

ایک اسلامی مزدور تنظیم نے اس سال ۱۷ سے ۱۹ اپریل تک ایک سہ روزہ بین الاقوامی سیمینار رکھا تھا۔ اس کا موضوع تھا "مزدور تحریک کا اسلامی ماڈل" اس سیمینار میں ۴/۵ اسلامی ممالک کے ان افراد نے شرکت کی تھی جو اپنے اپنے ممالک میں مزدور فیلڈ میں کام کررہے ہیں اور ظاہر ہے کہ اسلام کے حوالے سے کام کررہے ہیں۔ مقصد اس سیمینار کا یہ تھا کہ بین الاقوامی سطح پر امریکی، روسی اور چینی نظریات کی حامل مزدور تنظیموں کے مقابلے پر (جنھوں نے مسلمان ممالک کی مزدور تنظیموں کو بھی اپنا شکار بنایا ہوا ہے) اسلام کی علمبردار تنظیم قائم کرلی جائے۔ الحمد للہ کہ اس موضوع پر تبادلہ خیال ہوا اور نہایت حوصلہ افزا پیش رفت ہوئی ہے۔ اس سیمینار میں ایک ایسے رفیق نے بھی شرکت کی جو خود اپنے کرایہ آمدورفت کی استطاعت نہیں رکھتے تھے۔ کیا ہم زکوٰۃ کی رقم میں سے ان کا کرایہ دے سکتے ہیں؟ آپ کا فتویٰ درکار ہے۔

سورۃ توبہ میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کیے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک مصرف "فی سبیل اللہ" ہے۔ فی سبیل اللہ سے مراد اقامتِ دین کے لیے جدوجہد کے تمام مراحل ہیں۔ غلبۂ دین کے لیے کام کرنے والوں کے جملہ مصارف زکوٰۃ سے ادا کیے جاسکتے ہیں۔ ان مصارف میں سفرخرچ بھی شامل ہے۔ مشہور عالم، مفسرِ قرآن مولانا سیّدابوالاعلیٰ مودودی رحمتہ اللہ علیہ اس کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں "راہِ خدا کا لفظ عام ہے۔ تمام وہ نیکی کے کام جن میں اللہ کی رضا ہو اس لفظ کے مفہوم میں داخل ہیں۔ اسی وجہ سے بعض لوگوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس حکم کی رو سے زکوٰۃ کا مال ہر قسم کے نیک کاموں میں صرف کیا جاسکتا ہے لیکن حق یہ ہے اور آئمہ سلف کی بڑی اکثریت اسی کی قائل ہے کہ یہاں فی سبیل اللہ سے مراد جہاد فی سبیل اللہ

ہے یعنی وہ جدوجہد جس سے مقصود نظامِ کفر کو مٹانا اور اس کی جگہ نظامِ اسلامی کو قائم کرنا ہو۔ اس جدوجہد میں جو لوگ کام کریں' ان کو سفر خرچ کے لیے' سواری کے لیے' آلات و اسلحہ اور سروسامان کی فراہمی کے لیے زکوٰۃ سے مدد دی جاسکتی ہے۔ خواہ وہ بجائے خود کھاتے پیتے لوگ ہوں اور اپنی ذاتی ضروریات کے لیے ان کو مدد کی ضرورت نہ ہو۔

آئمہ اربعہ کا مسلک

فقہاءِ مالکیہ : ان الزکوٰۃ یعطی منها المجاهد والمرابط وما یلزمهما من آلة الجهاد بان یشتری منها سلاح او خیل لینازل علیها و یاخذ من الزکوۃ ولو کان غنیا۔ (شرح الدردیر علی متن الخلیل بحوالہ فقہ الزکوٰۃ ج ۲ ص ۶۳۸)

"یعنی مجاہد کو زکوٰۃ اس کی جملہ ضروریات کے لیے دی جائے گی اگرچہ وہ غنی ہو' جن میں اسلحہ اور سواریاں سب شامل ہیں۔"

فقہاءِ شافعیہ : للامام الخیار ان شاء دفع الفرس الی الغازی تملیکا وان شاء استاجرله مرکوبا وان شاء اشتری خیلا من هذا السهم و وقفها فی سبیل الله فیعیرهم اباها وقت الحاجة فاذا انقضت استرد" (الروضۃ للنووی ج ۲ ص ۳۲۶ - ۳۲۷)

"امام کو اختیار ہے کہ زکوٰۃ کے مال سے مجاہدین کو گھوڑے خرید کر انہیں مالکانہ طور پر دے دے' چاہے زکوٰۃ کی رقم سے کرایہ پر لے کر دے دے' چاہے زکوٰۃ کی رقم سے سواریاں خرید کر بیت المال میں وقف کردے کہ بوقت ضرورت مجاہدین کو دیا کرے اور ضرورت باقی نہ رہنے پر واپس لے لیا کرے۔"

شوافع بھی فقیر اور غنی دونوں کے لیے جہادی ضروریات کو زکوٰۃ کی مد سے پورا کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں۔

حنابلہ : ومذهب الحنابلة کمذهب الشافعیة۔

"حنبلی فقہاء کا مسلک شوافع کی طرح ہے۔"

احناف : وحیلة التکفین بها التصدق علی فقیر ثم هو یکفن فیکون الثواب لهما (درمختار' ج ۲ ص ۱۳)

البتہ احناف کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں زکوٰۃ کی رقم فقیر کو یہ کہہ کر دے دی جائے کہ وہ اپنی طرف سے مجاہد کو دے دے۔ اس سے صاحبِ مال اور فقیر دونوں کو ثواب ملے گا اور زکوٰۃ

ادا ہو جائے گی۔ حنفی مذہب کے مطابق آپ ایسا کرسکتے ہیں کہ اپنی اسلامی مزدور تنظیم کے غریب کارکن کو زکوٰۃ کی رقم دے دیں کہ وہ اپنی طرف سے کرایہ کے لیے فلاں صاحب کو دے دے۔ خلاصہ یہ کہ تمام فقہاء کے نزدیک دینی خدمت سرانجام دینے والے کارکن کا کرایہ زکوٰۃ کی رقم سے ادا کیا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم۔ (عبدالمالک)

ادھار قیمت میں اضافہ

ٹریکٹر کمپنی' کسانوں کو نقد خرید پر ایک ٹریکٹر تقریباً دو لاکھ بیس ہزار (۲۲۰۰۰۰) روپے میں دیتی ہے۔ جو کسان اتنی رقم ادا نہ کرسکیں ان کے لیے حکومت پاکستان نے یہ سہولت دی ہے کہ حکومت کمپنی کو دو لاکھ بیس ہزار روپے ادا کر کے ٹریکٹر خرید لیتی ہے اور کسان کی زمین رہن رکھ کر اسے یہ ٹریکٹر ادھار پر تقریباً تین لاکھ بیس ہزار روپے (۳۲۰۰۰۰)میں فروخت کرتی ہے اور یہ رقم آٹھ سال کی مدت میں قسطوں میں وصول کی جاتی ہے۔

کیا یہ "سود" ہے ؟ کیا گورنمنٹ کے لیے یہ جائز ہے ؟ اور کیا کسان اس سہولت سے استفادہ کرسکتے ہیں ؟

اگر حکومت آٹھ سال کی مدت میں ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں رقم میں اضافہ نہ کرے اور جو زمین رہن رکھی ہے اس میں کاشت کرکے فصل کے ذریعہ کمائی بھی نہ کرے تو ایسا کرنا سود تو نہیں ہوگا۔ لیکن ۲ لاکھ بیس ہزار روپے کی جگہ ایک لاکھ مزید لیکر بہت گراں کرکے بیچنا بھی زیادتی ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ زمینداروں سے تھوڑا سا منافع حاصل کرے۔ تاہم اگر کوئی کسان' اس صورت میں جس طرح لکھا گیا ہے' ٹریکٹر خرید لیتا ہے تو اس کی یہ خریداری سودی نہ ہوگی اور یہ لین دین سودی نہیں ہوگا۔ (عبدالمالک)

زکوٰۃ اور تاوان کی ادائیگی

کیا فریقین میں مصالحت کرانے کے لیے جو تاوان اٹھایا گیا ہو' اس کی ادائیگی زکوٰۃ کی رقم سے کی جاسکتی ہے ؟ براہ کرم شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں۔

آپ کے استفسار کا جواب یہ ہے کہ فریقین میں مصالحت کے لیے جو لوگ اپنے ذمہ تاوان کی ادائیگی لے لیں وہ مستحقِ اعانت ہوتے ہیں اور وہ زکوٰۃ کی رقم وصول کرسکتے ہیں۔ یہ مسئلہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ قرآن میں جو مصارفِ زکوٰۃ بیان کیے گئے ہیں' ان میں ایک

بقیہ بر صفحہ ۳۵